

مسئلہ برائے جمعہ سنتیں - Gmail

۲۲، ۲۳

<https://mail.google.com/mail/u/0/?ui=2&ik=5fd1e37f3c&view=pt&s...>

۲۲۲۶
۳۳/۵/۹

مسئلہ برائے جمعہ سنتیں

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

Abuzer Khan <abuzerkhan@gmail.com>
Bcc: daruliftadarululoom@gmail.com

27 March 2012 23:15

محترم جناب مفتی صاحب۔

میں نے آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا جمعہ کے بعد والی چار اور دو سنتیں ساری ہی موقعہ ہیں؟

اور اگر کوئی شخص دو فرض کے بعد صرف دو سنتیں پڑھے اور چار چھوڑ دے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟ یا کوئی شخص دو فرض کے بعد صرف چار سنتیں پڑھے

اور دو سنتیں چھوڑ دے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

اور کبھی دو سنتیں پڑھ لیں اور کبھی چار اور کبھی پوری چھ پڑھ لیا کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب منسلک ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

جزاک اللہ خیر

ابوزر خان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

① نماز جمعہ کے بعد چھ رکعتیں مسنون ہونا احادیث سے ثابت ہے،

چار حدیث مرفوعہ سے اور چھ ہونا صحیح سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، لہذا راجح

قول کے مطابق جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھنا سنت مؤکدہ ہیں

کما فی الصحیح لمسلم: (رقم الحدیث: ۲۳۶)

حدثنا يحيى بن يحيى: أخبرنا خالد بن عبد الله عن سهيل عن أبيه

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعاً

وفي غنية المستملی: (۲۳۷)

وعند أبي يوسف السنة بعد الجمعة ست ركعات وهو مروى

عن علي رضي الله عنه والافضل أن يصلى أربعاً ثم ركعتين

للخروج عن الخلاف

وفي الدر المنقى: (۸۶ بیروت)



(والسنة) المؤکدة (وعند أبي يوسف بعد الجمعة ست) وبه

أخذ الطحاوی وأكثر المشايخ كذا فی العيون الخ

② چونکہ جمعہ کے فرض کے بعد والی چھ سنتیں مؤکدہ ہیں، لہذا ان کو بغیر

کسی معتبر عذر کے چھوڑ دینے کی عادت بنانے سے آگرمی گناہ گار ہوگا، اس لئے

بغیر کسی عذر کے ان کو نہ چھوڑے۔

(۱۵) سے

كما في رد المحتار: (١٢، ٢)

(قوله وسن مؤكدا) اي استنانا مؤكدا، بمعنى انه طلب مؤكدا

زيادة على بقية النوافل، ولهذا كانت السنة المؤكدة قريبة

من العاجب في حقوق الاثم كما في البحر. ويستوجب تاركها

التضليل واللوم كما في التحريم. أي على سبيل الاصرار بلا عذر

كما في شرحه سابق

وفيه ايضا: (١٠٣، ١)

والسنة نوعان: سنة المعدي، وتركها يوجب اساءة وكراهية

كالجماعة والأذان والاقامة ونحوها سابق والله تعالى أعلم بالصواب

سهيل الوردى عنه

دار الافتاء جامع دار العلوم كراچی

٢ جمادى الثانية ١٤٣٣ هـ

٢٢ أبريل ٢٠١٢ م

الإمام أحمد

سهيل الوردى عنه

٣ / ٦ / ١٤٣٣ هـ



اللهم صل على محمد
بنه واشهره محمد وآله

٢٢ / ٤ / ١٤٣٣ هـ

